بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْن، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ الأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِين، نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِين، أَمَّا بَعْدُ

01. التّفسیر المُیسّر - مقدمہ

التفسیر المیسر کے درس کا آغاز کرتے ہیں اللہ تعالی کا نام لیتے ہوئے اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اللہ تعالی اس علم کو ہمارے لئے آسان کر دے اور جو ہم کہہ رہے ہیں اللہ تعالی اسے صحیح سمجھنے کی اور اس پر صحیح عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تفسیر میسر کے تعلق سے ایک چھوٹا سا مقدمہ اور پھر ان شاءاللہ تفسیر کا درس کا آغاز کرتے ہیں مقدمہ میں دو مختصر باتیں کرتے ہیں، پہلی بات یہ ہے کہ قرآن مجید کا تفسیر کا علم حاصل کرنے کی کیا فضیلت ہے اور ہم یہ علم کیوں حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ اور دوسری بات تفسیر میسر کے متعلق چند اہم باتیں۔

قرآن مجید کا علم حاصل کرنے کی فضیلت کے تعلق سے کئی دلائل موجود ہیں۔ ہم یہ علم کیوں حاصل کرنا چاہتے ہیں، ان میں سے چند دلائل میں بیان کرتا ہوں سب سے پہلا اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

﴿كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِّيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ﴾ (ص:29)

یہ کتاب ہے ہم نے اس کو نازل کیا ہے آپ کی طرف اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبارک کتاب ہے بابرکت کتاب ہے۔

کس چیز میں برکت ہے؟ برکت کیسے حاصل کی جائے گی؟ ﴿لِّيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ﴾ اس کے آیت میں غور و فکر کرنے سے ﴿وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ﴾ تاکہ أُولُو الْأَلْبَابِ عقلمند سمجھدار لوگ جو ہیں اس سے نصیحت حاصل کریں۔ ہم یہ علم کیوں حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ کیونکہ ہم نصیحت حاصل کرنا چاہتے ہیں، ہدایت کا راستہ اختیار کرنا چاہتے ہیں، تقوی کا راستہ اختیار کرنا چاہتے ہیں غور و فکر کرنا چاہتے ہیں اللہ تعالی کی آیات میں اور اس عظیم کتاب کے ساتھ جو بھی برکتیں جڑی ہیں وہ برکتیں حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

اور یہ تمام چیزیں بغیر صحیح سمجھ کے ممکن نہیں ہیں اور صحیح سمجھنے کے لئے اس درس کا آغاز کیا ہے۔

دوسری آیت میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ ۝٢٨﴾ (الرعد:28)

ایمان والوں کے دل جو ہیں وہ اللہ کے ذکر سے سکون پاتے ہیں اطمینان پاتے ہیں اور اللہ تعالی کے ذکر سے ہی دلوں میں سکون پیدا ہوتا ہے۔

تو سکون قلب کے لئے اگر ہم اپنے دل کو قرآن مجید سے نہیں جوڑیں گے تو پھر اطمینان و سکون حاصل ہو ہی نہیں سکتا اس دنیا میں کیوں کہ یہ دنیا سکون کی جگہ ہے ہی نہیں اگر آپ سکون کی تلاش میں ہے اور ہم سب سکون کی تلاش میں ہیں، اطمینان قلب جو ہے، ہر انسان کی بات میں کر رہا ہوں، ہر انسان کی خواہش ہے اور اس کا مقصد ہے کہ اس کا دل میں قرار اور سکون ہو دل کی بے قراری انسان کو ہلا کر رکھ دیتی ہے تو اللہ تعالی کے ذکر اور سب سے عظیم ذکر جو اللہ تعالی کا ہے وہ اللہ تعالی کا یہ پاک کلام قرآن مجید ہے تلاوت سے اور صحیح سمجھنے سے ہی دل پر اثر پیدا ہوتا ہے اور سکون و اطمینان پیدا ہوتا ہے۔ صحیح بخاری کی معروف حدیث میں اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَه (صحیح بخاری:5027)

تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو قرآن مجید کا علم حاصل کرتے ہیں اور آگے اس کا علم بھی شیئر کرتے ہیں سیکھتے بھی ہیں اور سکھاتے بھی ہیں۔

اور یہ اللہ تعالی کا ہم سب پر کرم ہے اس وقت ہم یہ علم حاصل کر رہے ہیں۔

طبرانی میں ایک روایت بڑی پیاری روایت ہے علامہ البانی نے سلسلہ صحیحہ میں بیان کی ہے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: قرآن مجید قیامت کے دن ایک اجنبی شخص کی شکل میں آئے گا اور صاحب قرآن سے یہ سوال کرے گا کیا تو مجھے پہچانتا ہے میں وہی ہوں جو تجھے راتوں کو بیدار کرتا تھا اور دوپہر کو پیاسا رکھتا تھا۔ آج ہر تاجر اپنی تجارت کے پیچھے ہے اور میں تیری خاطر ہر تاجر کے پیچھے ہوں پھر اسے دائیں ہاتھ میں بادشاہت دی جائے گی اور بائیں ہاتھ میں ہمیشگی دی جائے گی الخلد اور اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا

جائے گا، یہ اس شخص کے لئے جس نے قرآن مجید کا اہتمام کیا ہے دنیا میں علم حاصل کیا ہے سمجھا ہے اور عمل بھی کیا ہے۔

اچھا اگلی بات اس سے بڑی ہے۔ اور اس کے والدین کو دو عمدہ پوشاکیں پہنائی جائیں گی وہ اس قدر بیش قیمت ہونگی کہ الدُّنیا وما فیہا کی قیمت اس کے مقابلہ نہیں کر سکتی اتنے قیمتی ہوں گے۔ وہ کہیں گے اے ہمارے رب یہ پوشاکیں ہمارے لئے کیوں؟ یعنی کیسے۔ جواب میں کہا جائے گا بیٹے کو قرآن مجید سکھانے کی وجہ سے۔ آپ علم حاصل کرتے ہیں قرآن مجید کا صحیح سمجھتے ہیں اس پر عمل بھی کرتے ہیں والدین دنیا سے چلے گئے ہیں لیکن آپ کے اس اچھے عمل کا اچھا بدلہ ان کو مرنے کے بعد بھی مل رہا ہے، صحیح تربیت کی ہے صحیح راستہ دکھایا ہے اور قرآن مجید کا علم صحیح طریقے سے صحیح جگہ سے حاصل کیا ہے اور اس بچے نے بچپن سے عمل کیا ہے اور بڑا ہو کر بھی قرآن مجید کا سمجھنے والا ہے عمل بھی کرنے والا ہے تو ایک تو اس کے لئے جو ہو گا داہنے ہاتھ میں بادشاہت بائیں ہاتھ میں خلد ہمیشگی اور سر پر وقار کا تاج اور بلندی درجات اور وہ والدین جنہوں نے اچھی تربیت کی ہے وہ بھی اس خیر سے محروم نہیں رہیں گے سبحان اللہ۔ اور بھی بہت ساری حدیثیں ہیں لیکن دیکھیں کہ دو ایسا جوڑا کپڑے کا پوشاک ہے کہ ساری دنیا رشک کرے گی کہ کیا اتنی قیمتی اتنی قیمتی وہ خود حیران ہوں گے کہ یہ کہاں سے آ گئے ہیں یعنی ہمارا وہ کون سا ایسا اچھا عمل تھا جس کی بنیاد پر اللہ تعالی نے ہمیں اس انعام اور احسان سے نوازا ہے۔ میرے بھائیو! بچوں کی جو تعلیم صحیح تعلیم قرآن مجید کی صحیح تعلیم ہے ہم سے بچوں کی تعلیم کی بات کرتے ہیں قرآن بھی بچہ پڑھتا ہے، بھی کی بات کرتے ہیں مطلب ایسا کہ بچہ قرآن بھی پڑھ لے گا اللہ ہم پر رحم فرمائے باز ایسے لوگ ہیں جن کے بچوں قرآن کا صحیح تلفظ بھی نہیں کر سکتے سمجھنا تو دور کی بات ہے اصل بات تو عمل کی ہے ہم دل کی اثر کرنے کی بات کر رہے ہیں دل کے سکون کی بات کر رہے ہیں وغیرہ وغیرہ ہمارے معاشرے میں بعض ایسے بچے ہیں جو پڑھ نہیں سکتے ان کو کون پڑھائے گا کون سمجھائے گا؟ اصل تو عمل کرنا ہے نا شروع ابتدا ہوتی ہے پڑھنے سے پھر سمجھنے سے غور و فکر کرنے سے پھر دل پہ اثر ہونے سے پھر عمل سے یہ ترتیب ہے یاد ہے نا آپ کو؟ تدبر قرآن کے درس میں یہ سٹیپس ہوتے ہیں جب پہلا ہی نہیں ہے تو پھر عمل کی بات ہم کیسے کریں جو آخری اسٹیپ ہے، اللہ تعالی ہم سب پر رحم فرمائے۔

ایک اور حدیث بڑی پیاری حدیث سے صحیح مسلم کی روایت میں آیا ہے اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ اہل صفہ میں سے تھے مدینہ میں فرماتے ہیں: ہم صفہ میں بیٹھے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور یہ فرمایا: تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ وہ ہر روز صبح کے وقت وادی بطحان یا وادی عقیق جائے اور کسی گناہ اور قطع رحمی کا ارتکاب کیے بغیر وہاں سے بڑی کوہان والی دو اونٹنیاں لے آئے؟

بڑی کوہان والی دو اونٹنیاں اس زمانے میں جیسے آج سب سے مہنگی ترین گاڑی کون سی ہے رولز رائس بھی پیچھے چلی گئی ہیں پتا نہیں آج کل کون سی ہے مرسیڈیز بھی شاید پیچھے چلی گئی ہے؟ چلیں مرسیڈیز ہی کر لیتے ہیں غریبوں کے لئے مہنگی ترین گاڑی جو ہے تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ فلاں جگہ پر جائے اور دو یہ مرسیڈیز گاڑی لے کے آئے، جو سب سے مہنگی ترین سواری ہے وہ لے کے آئے، بڑی نعمت جو سمجھی جاتی ہے۔ فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم سب اسے پسند کرتے ہیں، اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی صبح کے وقت مسجد کیوں نہیں آتا کہ وہ اللہ تعالی کی کتاب سے دو آیتیں سیکھے یا پڑھے تو یہ اس کے لیے 2 اونٹنیوں سے بہتر ہے تین آیت 3 اونٹنیوں سے بہتر اور چار چار سے بہتر اور جتنی زیادہ ہو گی وہ اتنی زیادہ اونٹنیوں سے بہتر ہو گی ایک آیت ایک مرسیڈیز کار۔ دیکھیں:

﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿٢٠١﴾﴾ (البقرۃ: 201)

ہمیں دنیا کی بھلائی خیر سے نہیں روکا گیا دیکھیں اونٹنی کا ذکر ہے نا، دنیا کی نعمت ہے کہ نہیں مال ہے کہ نہیں لیکن کیسی خوبصورت مثال ہے اور پیاری بات ہے یہ ہم سب خواہش رکھتے ہیں کہ دنیا اچھی ہو، میرے بھائی قرآن مجید کی علم سے دنیا و آخرت کی کامیابی جڑی ہوئی ہے دنیا میں بھی کامیاب عزت شرف ہے کامیابی ہے اور آخرت میں اس سے بھی بڑی کامیابی ہے، سبحان اللہ اور قرآن مجید علم دین کی اساس ہے قرآن مجید کی صحیح سمجھ میں سے ہی دین کی صحیح سمجھ آسان ہو جاتی ہے اور علم دین کی فضیلت بھی حاصل ہو جاتی ہے۔ صحیح متفقہ علیہ معروف حدیث ہے: من يُرِدِ الله به خيرا يُفَقِّهْهُ في الدين۔ ''جس کی اللہ تعالیٰ بہتری چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے''

آپ دین کو سمجھ رہے ہیں علم التفسیر کی جب ہم بات کرتے ہیں اساس کو آپ سمجھ رہے ہیں اب جسے اللہ تعالی اس کی توفیق دے دے اس سے بھلا انسان کون ہو سکتا ہے اور اس سے بڑھ کر کیا بھلائی ہو گی کہ اللہ تعالی آپ کو یہ توفیق عطا

فرمائے اللہ تعالی مجھے توفیق عطا فرمائے کہ ہم قرآن مجید کا علم حاصل کر رہے ہیں اور جو صحیح تفسیر ہے وہ علم حاصل کر رہے ہیں۔

مقدمے میں دوسری بات:

اب تفسیر میسر کے تعلق سے چند اہم باتیں، نمبر ایک اس پیاری کتاب کا انتخاب کرنے کی وجہ کیا ہے اور دوسری بات اس کتاب کے ترجمہ اور شرح کا میرا کیا طریقہ رہے گا یہ دو چیزیں ہیں اس پر بات کرتے ہیں۔ پہلی بات اس پیاری کتاب کی انتخاب کی بنیادی وجہ نمبر 1 جیسا کہ اعلان میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اس کتاب کے مصنف مختلف علماء کرام ہیں سچ بات یہ ہے کہ تفصیل میں بھی نہیں جانتا کہ کون سے علماء کرام ہیں۔ لیکن یہ میں ضرور جانتا ہوں جیسے کے اس مقدمہ میں آپ دیکھ لیں، مقدمہ آپ ایک دفعہ پڑھ لیں یہ میری گزارش ہے پورا پڑھ لیں میں یہاں پے چند چیزیں اس کے تعلق سے بیان کرتا ہوں یہ چھوٹا سا ہے آپ پورا پڑھ لیں۔

اس مقدمے میں یہ لکھا ہے کہ فضیلۃ الشیخ صالح بن عبدالعزیز آل الشیخ حفظ اللہ نے اس کی سرپرستی کی ہے، یعنی ان کی زیر سرپرستی میں یہ کتاب لکھی گئی ہے تفسیر میسر جو ہے۔ شیخ صالح آل الشیخ حفظ اللہ جو ہیں سعودی عرب کے سابق وزیر مذہبی امور رہے اور معروف عالم دین ہیں۔

یہ سب سے پہلی وجہ ہے کہ ایک سلفی عالم ہے اور سعودی عرب کے مذہبی امور کے وزیر بھی رہ چکے ہیں ان کی زیر سرپرستی یہ تفسیر میسر جو ہے مختلف علماء نے اس کی تصنیف کی ہے اور انہوں نے خود بھی اس پر نظر ثانی کی ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے اس کتاب کے مقدمہ میں تقریبا بارہ پوائنٹس لکھے گئے ہیں سب سے پہلا پوائنٹ سب سے بڑا پوائنٹ ہے، سب سے عظیم پوائنٹ ہے کہ یہ تفسیر سلف کے فہم کے مطابق لکھی گئی ہے، خصوصی طور پر عقیدے کے معاملات میں اور یہی ہمارا اصل بنیادی مقصد ہے ہمارے علم سیکھنے کا اور سکھانے کا کے سب سے پہلے ہمارا عقیدہ صحیح ہو جائے اگر آپ کا عقیدہ صحیح ہو جاتا ہے پھر آپ کے لیے عبادات اور معاملات آسان ہو جاتے ہیں لیکن اگر عقیدہ ہی غلط ہو نعوذ باللہ تو پھر عبادات کی بھی صحیح توفیق نہیں ہوتی اور نہ ہی معاملات میں اللہ تعالی صحیح توفیق دیتا ہے یہ پہلا پوائنٹ آپ پڑھ لیں بڑا پیارا پوائنٹ ہے کہ سلف کے فہم کے مطابق عقائد میں خصوصی طور پر یہ تفسیر لکھی گئی ہے۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ ایک ہی صفحہ پر مختصر اور کم الفاظ میں جامع معنی بیان کیے گئے ہیں۔یعنی جتنی آیتیں ایک صفحہ پر ہے اسی صفحہ پر انہی آیات کی تفسیر لکھی گئی ہے اگلے صفحے میں کسی پچھلے صفحے کی تفسیر نہیں ہوگی یہ بھی ایک اچھی بات ہے مختصر تفسیر کے لئے۔

چوتھی بات یہ ہے کہ معنی کی یکسانیت سے سمجھنے میں مزید آسانی اور مضبوطی حاصل ہو جاتی ہے یعنی انہوں نے ایک ہی معنی پوری کی پوری تفسیر میں لیا ہے۔مثال کے طور پر الَّذِينَ آمَنُوا اور اتَّقُوا اللَّهَ ، چھوٹی سی مثالیں ہیں، آگے تفسیر میں بھی آئیں گی، ان شاءاللہ۔اب جہاں پہ الَّذِينَ آمَنُوا یہ لفظ موجود ہے یہ جملہ موجود ہے وہاں پہ صدَّقوا بالله ورسوله وعملوا بشرعه یہ جملہ بار بار ملے گا آپ کو۔ الَّذِينَ آمَنُوا کون ہے؟ یہ وہ جنہوں نے تصدیق کی ہے اللہ تعالی کی اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اور شریعت پر عمل پیرا ہوئے۔یہ الَّذِينَ آمَنُوا ہے اور اس میں دیکھیں کہ ایک جملے میں ایک جامع معنی آگیا ہے تصدیق خبر کی تصدیق ہوتی ہے اور حکم کی تعمیل ہوتی ہے اور جس سے منع کیا گیا ہے اس سے اجتناب کیا جاتا ہے اسے کہتے ہیں شریعت اور اس پہ عمل کرنے والے کو مومن کہتے ہیں۔ الَّذِينَ آمَنُوا وہ ہیں جو شریعت پر عمل کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ کے پیغام اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو سچ ماننے والے ہیں اس پر عمل کرنے والے ہیں۔ دوسری مثال اتَّقُوا اللَّهَ کا معنی جو ہر آیت میں بیان کیا گیا ہے یعنی خافوا الله بامتثال أوامره واجتناب نواهيه۔جہاں پر اتَّقُوا اللَّهَ کا ذکر آئے گا نا پوری کتاب دیکھ لیں آپ، یہ جملہ آپ کو نظر آئے گا کہ اللہ تعالی سے ڈرو اللہ تعالی کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اور جس چیز سے اللہ نے منع کیا ہے اس سے اجتناب کرتے ہوئے۔ اب یہی معنی جب بار بار آپ دیکھیں گے تو تقوی کا معنی آپ کے لیے آسان ہو جائے گا اور یاد کرنے میں بھی اور عمل کرنے میں بھی آسان ہو جائے گا۔دوسری بات جو اس کتاب کا ترجمہ اور شرح کا طریقہ جو رہے گا نمبر ایک میں آیت جو ہے وہ عربی میں پڑھوں گا اور الگ سے ترجمہ نہیں کروں گا میں ڈائریکٹ جو تفسیر ہے تفسیر میسر میں سے وہ پڑھوں گا اور ضرورت کے تحت آیات کو آپس میں جوڑ دوں گا کیونکہ آیات جو اس تفسیر میسر میں ہے الگ الگ ہیں ہر آیت کو الگ الگ بیان کیا گیا ہے جوڑا نہیں گیا ہے تاکہ پڑھنے والے کے لیے آسانی ہو میں تفسیر میں جہاں پر ضرورت ہوگی آیات کو جوڑوں گا انہوں نے بعض آیات کو ایک ساتھ بھی بیان کیا ہوا ہے لیکن ضرورت کے تحت جہاں پر ضرورت ہوگی میں

مزید آیت کو جوڑدوں گا اور بنیادی پیغام اور سورت کی ابتدا اور اختتام پر غور کرتے ہوئے بعض اوقات اہم باتیں وہ بھی ان شاءاللہ مختصر انداز میں بیان کروں گا ان شاءاللہ تو یہ چند باتیں ہیں مقدمہ کے تعلق سے اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اللہ تعالی ہمیں عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے اس عظیم کتاب کو پڑھنے کی سیکھنے کی اور سکھانے کی ہم سب کو توفیق عطا فرمائے اللہ تعالی ہم سب کے لئے اس قرآن مجید کو دل کا سکون بنادے اور ہدایت کے لئے آسان فرمادے اور ہمیں ایک سچا موحد مطیع سنت باعمل مسلمان بنادے۔ اللہ تعالی ہمیں ہر شر سے محفوظ فرمائے۔

((واللہ أعلم))۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ. أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (01.التّفسیر المُیسّر- مقدمہ) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست نہیں کیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio